شریعت محمد ﷺ کی تبلیغ واشاعت،ایک تحقیقی مطالعہ

Preaching of Shariah Muhammad, Research Based Study

کوثر پروین: پی ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ جی سی یونی ورسٹی، فیصل آباد
ڈاکٹر محمد حامد رضا: اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونی ورسٹی، فیصل آباد

Abstract:
Islam is a religion of all messengers of Allah almighty which has been completed with the prophethood of Muhammad Mustufa (Peace Be Upon Him). Shariah of last Prophet is also final shariah by Allah Almighty. Muslim Ummah is responsible to preach Islam as Rasool Allah guaide Ummah in his last sermon that every present person send the message of Allah and His Rasool to every absent person.Islam is a religion of all people by Allah Almighty and shriah of Muhammad (Peace Be Upon Him) is last perfect shariah,So it is an extreme need to preach people all over the world that all previous shariahs have been forbidden by Allah Almighty.Thousands of books and articles have been published to preach Islam to Jews,Christians and other Non- Muslims in context that it is the religious duty of Muslims by Allah and Rasool Muhammad (Peace Be Upon Him). In present era it is also need to understand that the preaching of Islam and its last Shariah especially to Jews and Christians is the basic right of Muhammad (Peace Be upon Him) on Muslim Ummah. It is basic duty of Muslim Ummah to convey the shariah of last prophet to all humanity, if we as Muslims do not preach and implement the shariah of Rasool Allah it means that Ummah is not fulfill its basic responsibility.In this article the need , purpose and significance of preaching shariah of Muhammad(Peace Be Upon Him) has been disscussed in detail.

Keywords: Shariah of Muhammad (p.b.u.h.), Final, responsible, extreme need, forbidden, previous, preaching, basic right, convey, implement, Muslim Ummah.

انبیاء کرام اللہ تعالٰی کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچانے کے مکلف ہیں اور سلسلہ رسالت کے خاتمے کے بعد آخری امت اس پیغام کو بندوں تک پہنچانے کی مکلف ہے۔دین متین کی اشاعت وتبلیغ امت خیر کی سب سے اہم ذمہ داری ہے اس ذمہ دار ی سے پہلو تہی کا کوئی جواز نہیں بلکہ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ جس قدر بھی ذرائع دستیاب ہوں ان سب کواستعمال کرتے ہوئے اسلام کو پھیلایا جائے۔اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی شریعت حقوق العباد کے تمام پہلوئوں کا احاطہ کرتی ہے۔شریعت

محمدﷺ بنی نوع انسان کے کسی ایک گروہ کے لیے مخصوص شریعت نہیں بلکہ یہی وہ آخری شریعت ہے جسکا تمام انسانی معاشرے میں لاگو ہونا لازم ہے۔

ارشاد الہیٰ ہے:

''قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا'' [1]

(آپﷺ فرما دیں کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں)

جو کتاب مبین آپﷺ پر نازل فرمائی گئی وہ سر چشمہ ہدایت الہی بھی تمام لوگوں کے لیے ہے۔

ارشاد الہی ہے

''اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ''[2]

(یہ سارے جہاں کے لیے نصیحت ہے۔)

قرآن مجید اللہ کی طرف سے سب لوگوں کے لیے رسول ﷺ کی زبان سے نصیحت ہے۔[3]

قرآن مجید نے سابقہ تمام سچائیوں کو بھی پیش کیا گویا کہ ماضی میں ہونے والے واقعات کی تصدیق کرنے والی کتاب ہے قرآن مجیدبنی اسرائیل نے بعض انبیاء ورسل کو تسلیم کرنے سے انکارکیا کہ وہ انبیاء ہیں، اسی طرح پارسی، قدیم مصری اور اہل چین کا دعویٰ ہے کہ ان کی طرف نبوت ورسالت نہیں آئی آپ ﷺ کی تعلیمات قرآن نے ثابت کیا کہ ہر قوم میں ہادی آئے ہیں اور ہر رسول کو اسی قوم کی زبان میں بھیجا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ بروز قیامت ہر امت سے گواہ بھی اٹھائیں گے۔قرآن مجید رسالت محمدی پر ایک ہمہ گیر دلیل ہے۔

ہر نبی اور رسول کی تعلیمات ان کے مبعوث کردہ زمانے کے لیے تھیں اور زندگی کے کسی ایک پہلو پر مشتمل تھیں اور دیگر شعبہ جات زندگی تشنہ ہی رہے۔حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی حیات طیبہ زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہے اور جامعیت کا خزانہ

اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔اس قدر جامع اور اکمل تعلیمات ہیں کہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ ہمارے لیے حسین نمونہ ہے۔

عبد الوہاب شعرانی کے مطابق:

"اعلم أن رسالة نبينا محمدؐ، ثابتة بالكتاب المعجزوالسنة والاِجماعِوكذلك أجمعت الأمة على أنه بلغ الرسالة بتمامها وكمالها" [4]

(جان لیجئے کہ ہمارے نبی ﷺ کی رسالت کتاب معجز اور سنت اور اجماع سے ثابت ہے اور اسی طرح امت کا اجماع ہے کہ آپ کی رسالت مکمل اور کمال کی ہے۔)

تمام انبیاء کرام راضوان اللہ اجمعین کی شرائع آپ ﷺ کی نسبت سے کامل ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت محمدی ﷺ کے ساتھ شرائع کی تکمیل نے دیگر تمام شرائع میں آپ ﷺ کی شریعت کو خاص کر دیا ہے اور بے شک آپ ﷺ کے ساتھ رسولوں کے سلسلہ کی تکمیل فرمادی اور اسی کے ساتھ دین اسلام کی تمام شرائع کو تکمیل دی۔[5]

اللہ کے رسول ﷺ اور امت رسول ﷺ کے ذمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچادینا ہے۔

ارشاد الہیٰ ہے:

''فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَ عَلَيْنَا الْحِسَابُ'' [6]

(پس تمہارا کام پہنچا دینا ہے اور ہمار اکام حسا ب لینا ہے)

یہ حساب دونوں اطراف سے ہوگا جن تک اللہ کا پیغام پہنچا اور جن لوگوں نے پہنچایا۔امت خیر چونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا پیغام بندوں تک پہنچانے کی ذمہ دار ہے لہٰذا اس ذمہ داری کی پوچھ بھی ضرور ہوگی اور جن تک یہ پیغام پہنچا ان سے ان سے بھی حساب کتاب لیا جائے گا۔

مزید ارشاد الٰہی ہے:

''وَ اِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ''[7]

(اور اگر تم (میری) تکذیب کرو تو تم سے پہلے
بھی امتیں (پیغمبروں کی) تکذیب کرچکی ہیں اور
پیغمبر کے ذمے کھول کر سنا دینے کے سوا اور
کچھ نہیں)

اللہ کے رسول ﷺ کی نبوت نے سابقہ انبیاء کرام کی نبوت کا اثبات بھی کیا کیونکہ ان کا ذکر اللہ کی کتاب قرآن نے بھی کیا اور آپ ﷺ نے بھی کیا، سلسلہ رسالت کی تکمیل محمد ﷺ کی رسالت پر ہوئی۔اب جو کوئی اللہ کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا تو وہ تمام رسالتوں کا منکر ہو گا۔

ارشاد الٰہی ہے:

''وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا''[8]

(اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نا فرمانی
کرے گا اس کے لئے جہنم کی آگ ہے اور وہ
ہمیشہ اس میں رہے گا)

اس آیت مبارکہ میں نافرمانی سے مراد اللہ کے رسول ﷺ کی ایمان واسلام کی طرف دی گئی دعوت کی عدم قبولیت ہے۔[9]

سابقہ تمام شرائع حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے ساتھ منسوخ ہو گیئں۔

امام عمر بن علی ابن ملقن لکھتے ہیں کہ :

"أن شريعة موبدّة، ونا سخة لجميع
الشرائع" [10]

(آپ کی شریعت ابدی ہے اور سب شرائع کی ناسخ ہے۔)

اب سابقہ تمام شرائع کے پیروکاروں پر لازم ہے کہ وہ آخری رسول ﷺ کی شریعت کی پیروی کریں کیوں کہ شریعت محمدی ہی کامل ترین شریعت ہے۔

احمد بن علی بن حجر بن عسقلانی کامل شریعت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

" وان الله ختم به المرسلين،واكمل به شرائع الدين "[11]

(اور بیشک اللہ نے آپ ﷺ کے ساتھ رسولوں کے سلسلہ کو ختم کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ دین کی شریعتوں کو کامل کیا۔)

سابقہ تمام شرائع منسوخ ہو گئیں اور ایک مکمل شریعت سامنے آگئی اب یقینی طور پر اسی شریعت کی پیروی لازم ہے۔

(الف)شریعت محمد ﷺ کی تبلیغ واشاعت: عصری دینی ضرورت

شریعت سازی انسانی استطاعت کا کام نہیں ہے اس لیے یہ ذمہ داری اللہ رب العزت نے انسانوں کو نہیں سونپی بلکہ شریعت سازی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی اور اس کی تقلید کو اپنے بندوں کے ذمہ ٹھرایا۔ مختلف زمانوں میں انبیاء کرام کو مختلف شرائع دے کر نبوت سے سرفراز کیا اور ان شرائع کی تکمیل شریعت محمد ﷺ پر کی۔ عصر حاضر میں قابل تقلید شریعت بھی یہی آخری شریعت ہے۔

عصر حاضر کے بدلتے ہوئے تقاضوں میں اللہ کے رسول ﷺ کی شریعت کے پیغام کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے کیوں کہ ان بدلتے ہوئے حالات میں اللہ کے رسول ﷺ کے پیغام کی مخلوق خدا کو بہت زیادہ ضرورت ہے۔ مادیت کے نشے میں انسانیت بالخصوص اہل کتاب اور مشرکین کو اللہ واحد کی طرف بلانا امت خیر کی اہم ذمہ داری ہے۔ انسانوں کو مختلف معاملات میں ایک دوسرے کی مدد کی ضرورت رہتی ہے اور یہ ضرورت دنیا اور آخرت دونوں امور میں لازم ہے۔[12]

عصر حاضر میں انسانیت نیکی کے راستے سے دور ہو چکی ہے لہٰذا اب زیادہ ضرورت ہے کہ ان کو سیدھی راہ کی طرف بلایا جائے کیوں کہ اسلام تمام انسانیت کا دین ہے اور اس کا پیغام دائمی ہے۔[13]

ارشاد الٰہی ہے:

''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ''[14]

(اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مسلمان ہونے کی حالت میں مرنا۔)

اہل اسلام کی تبلیغی مساعی بیان وتجزیہ، نصیحت آموزی، مجادلہ حسنہ اور دلائل و براہین کی مثالوں سے مزین ہونی ضروری ہے۔اس لیے کہ اہل اسلام کی آواز میں اثر ہونالازم ہے تاکہ بھٹکی ہوئی مخلوق خدا راہ راست پر گامزن ہو کر منزل مقصود کو پالے۔

شریعت محمد ﷺ کی اشاعت کا مقصد:

(ا) بین الاقوامی سطح پر انسانیت کی رہنمائی

شریعت کے احیاء کا مقصد بنی نوع انسان کو اللہ کے راستے پر گامزن کرنا ہے۔کیوں کہ یہ شریعت اللہ نے دی ہے لہٰذا سابقہ کسی بھی شریعت کی اب کوئی اہمیت نہیں ہے۔عصر حاضر میں اقوام وامم مکمل طور پر کسی بھی شریعت پر عمل پیرا نہیں ہیں۔عصر حاضر میں اگرچہ اقوام وممالک، ملل وامم کے درمیان فاصلے کم ہوئے ہیں تاہم دینی تفاوت بڑھ گیا ہے۔بنی نوع انسانیت اللہ کے راستے سے ہٹ کر گمراہی کے راستے پر چل رہی ہے اور بالخصوص اہل مغرب اور اہل کتاب اللہ کے رسول ﷺ کو ملت ابراہیمی واسماعیلی کا کل ترکہ ملنے پر سیخ پا ہے۔جبکہ حقیقت حال اس سے یکسر مختلف ہے کہ اللہ رب العزت نے دین متین کو سب اقوام وملل کی طرف نصیحت بنا کر بھیجا سابقہ شرائع کی تنسیخ فرمائی اور حضور ﷺ کو سب کے لیے رہبر کامل بنا کر مبعوث فرمایا۔

ارشاد الٰہی ہے:

وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ [15]

(اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے)

علامہ سیوطی کے نزدیک رسول رحمت:

"اختصا صهُ ﷺ بِأنهُ بَعث رَحْمَةً لِلعالِمِينَ حَتَّى الْكُفَار" [16]

(آپ کی خصوصیت ہے کہ آپ کو رحمت عالم بنا کر بھیجا گیا حتی کے کفار کے لیے بھی)

ارشادالٰہی ہے:

وَ ما اَرسَلنٰکَ اِلاّ کَافَۃً لِلنّاسِ بَشِیراً وَنَذِیراً [17]

(اور (اے محمد ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کے لیے خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔)

ارشادالٰہی ہے:

''وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیمٍ'' [18]

(اور بے شک تو بڑے خلق پر پیدا ہوا ہے)

اللہ رب العزت نے اپنی کتاب کے لیے نصیحت فرمائی کہ اس کا علم حاصل کرو دوسروں کو بھی اس کی دعوت دو اس کتاب کو حرفی و معنوی تحریف سے پاک کیا اور اس پر عمل کی تلقین فرمائی۔ اپنے رسول ﷺ کے لیے نصیحت فرمائی کہ اس کی تعظیم کرو توقیر کرو عزت کرو زندگی میں بھی اور زندگی کے بعد بھی آپ ﷺ کی سنت کا احیا کرو اس کو پھیلاؤ آپ ﷺ کے اقوال وافعال پر عمل کرو آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی سنت سے محبت کرو۔ ساتھ ہی امت کے لیے بھی نصیحت فرمائی کہ وہ اللہ کے رسول کی اعانت کریں اور اس معاملے میں غفلت نہ کریں اور اللہ کے رسول ﷺ کا دفاع کریں۔[19]

امت پر نبی ﷺ کے جو حقوق ہیں ان میں ایک اہم حق یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے آپ ﷺ کو جو شرف، امانت اور سچائی اور شریعت ملی اس کی توقیر کی جائے۔ اور اس کی اشاعت کامل انداز میں کی جائے اور اس کام کو ایسے مکمل کیا جائے جیسے کرنے کا حکم ہے ۔[20]

دین اسلام کے پیش نظر پورے عالم انسانیت کی فلاح ہے اس لیے اللہ کے رسول ﷺ نے جو ہدایات الٰہی دی ہیں وہ ہر طبقے ہر قوم، مردوں، عورتوں جبکہ جانوروں تک کے لیے ہیں لہٰذا اس ہدایت عظیم کو سب تک پہنچانا امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کیوں کہ وفات رسول ﷺ کے بعد بھی پیغام رسول ﷺ کی ترسیل وترویج امت مسلمہ کو کرنی ہے اب انبیاء کرامؑ کا سلسلہ منقطع ہے اور سابقہ شرائع منسوخ ہیں۔ ہر مسلمان انسانی برادری کا حصہ ہے اور پوری برادری کی فلاح چاہتا ہے اور چونکہ اللہ کی رضا

تک جانے کا راستہ صرف اسلام ہے لہٰذا خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ اہل اسلام تمام لوگوں تک اللہ کا دین پہنچا دیں۔ [21]

عصر حاضر میں اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب اپنی تعلیمات کے بین الاقوامی ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور نہ اپنے بانیان کو بطور رہبر عالم پیش کر سکتا ہے یہ مخصوص اعزاز محض اسلام کو ملا ہے۔ اسلام محض روحانی نظام حیات کو ہی متعارف نہیں کرواتا بلکہ یہ مکمل اجتماعی نظام حیات کو متعارف کرواتا ہے۔ اسلام یہودیت اور عیسائیت کی طرح محض عبادات واخلاق کا نظام نہیں بلکہ یہ عبادت واخلاق کے ساتھ ساتھ مکمل نظام حیات کی ہر سطح تک رہنمائی دیتا ہے۔ [22]

امام ابو حامد غزالی کے مطابق:

"وأمرالخلائق من الأنس والجن بطاعته واتباعه، وجعله سيد الأولين والأخرين، وجعل أصحابه خير أصحاب الأنبياء" [23]

(اور مخلوقات جن وانس کے لیے حکم ہے کہ وہ آپ ﷺ کی اطاعت واتباع کریں اور آپ کو اولین وآخرین کا سردار بنایا اور آپ ﷺ کے اصحاب کو انبیاء کرام کے اصحاب کی نسبت بہترین بنایا)

آپ ﷺ کی دعوت حق وہی دعوت حق ہے جو رسولوں کے سلسلہ کے آغاز سے ان کے آخری رسول تک تھی۔ [24]

ذات الٰہی نے نبی آخر زماں ﷺ کو آخر میں اس لیے مبعوث فرمایا کہ آپ ﷺ کی دعوت وسیع پیمانہ پر تمام مخلوق کو کافی ہو۔ موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا اثر بنی اسرائیل تک تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت بہت کم لوگوں نے قبول کی۔ [25]

سابقہ امم کو ان کے انبیاء کرامؑ نے اپنی تعلیمات کے پھیلاؤ کے حوالے سے واضح کر دیا کہ ان کی نبوت کا دائرہ کار کتنا ہے۔

انجیل متی کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی نبوت کا دائرہ کار محض بنی اسرائیل تک

''میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔'' 26

اب ضرورت تھی کہ سید الانبیاء کو مبعوث فرمایا جائے تاکہ وہ اس سلسلہ تبلیغ کو مکمل کرے اور پیغام الٰہی مخلوق خدا تک پہنچ جائے۔ آپ ﷺ سلسلہ نبوت کے آغاز کرنے والے اسے ختم کرنے والے اور تمام انبیاء ورسل میں سے منتخب کیے گئے ہیں۔

ارشاد رسول ﷺ ہے:

"عَنْ اَبي هُرِيرَةَ رضِی اللّٰهُ عَنهَ :اَنَّ رَسُولَ اللّٰهﷺ قَالَ :((اِنَّ مَثلِي وَمَثَلَ الاَنْبِياَءِ مِن قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنِي بَيْتاً فَاحْسَنَهُ وَاجْمَلَهُ اِلَّا مُوضِعَ لَبنِةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسَ يَطُوفُوْنَ بِهِ وَ يَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولوُنَ:هَلَّا وُضِعَتْ هذهِ اللَّبِنَةُ ؟قَالَ فَاَنا اللَّبِنَةُ، وَاَناَ خَاتَمُ النَبِيِينَ)" 27

(ابی صالح ابی ھریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے ایک مکان بنایا اور اسے بہت خوب صورت تیار کیا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ اب لوگ آکر اس کے ارد گرد گھومتے ہیں اور اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی آپ ﷺ فرمایا کہ میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔)

عصر حاضر میں مذاہب عالم کا مطالعہ کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ آج تک جتنے بھی انبیاء و رسل گزرے ان میں سے کسی نے اپنے پیغام کے بین الاقوامی ہونے کا دعویٰ نہ کیا دیگر مذاہب جن میں بدھ مت، جین مت، ہندومت، آریہ سماج، سکھ اور زرتشت وغیرہ شامل ہیں ان کے بانیان نے کوئی ایسی تعلیمات نہ دیں کہ جن کو عالمی کہا جاسکے اور نہ ہی ان مذاہب کے حوالے سے کوئی تحریری سرمایہ ملتا ہے

کہ جس کی بناء پر اسے عالمی مذہب کا درجہ دیا جائے۔امت مسلمہ کے ذمہ کیونکہ یہ ذمہ داری خالق کائنات کی طرف سے عائد کی گئی اس لیے ابتداء ہی سے اللہ کے رسول ﷺ کی تمام تعلیمات کو نہ صرف محفوظ کیا گیا بلکہ تمام لوگوں تک پہنچانے کا فرض بھی امت مسلمہ پر عائد کر دیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے دین اسلام کی تبلیغ کا کام لیا لیکن آپ ﷺ سے دین کی تبلیغ اور تکمیل کا کام لیا۔

(۲) قابل تقلید عصری شریعت:

قرآن مکمل ضابطہ حیات ہے اور سنت رسول ﷺ جو ہدایت کا واضح سرچشمہ ہے امت کے لیے یہ دونوں خزائن دائمی ہیں پس ضروری ہے کہ امت رسول ﷺ خود بھی ان سے ہدایت لیں اور دوسروں کو بھی اس سے سرفراز کرے۔اللہ تعالی نے اس امت کو کئی صفات کی وجہ سے خاص کیا ہے یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا درس دیتے ہیں اللہ پر ایمان رکھتے ہیں یہ فکر اسلامی کا عکس ہیں اور خالص توحید پر قائم ہیں۔[28]

قرآن کے ذریعے محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کے علاوہ کسی کو خاص نہیں کیا گیا۔[29]

جس دین کی طرف دعوت دینی ہے وہ خیر ہی خیر ہے۔اور اس میں سب کی بھلائی وعافیت ہے۔اس دین متین میں کسی کی حق تلفی نہیں اور یہ دین اللہ کا پسندیدہ ہے اس میں کسی کا نقصان نہیں ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی شریعت پر عمل پیرا ہونا آسان ہے۔اس شریعت کی کتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

ارشاد الٰہی ہے:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ [30]

(یہ کتاب قرآن مجید اس میں کچھ شک نہیں)

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کی تعلیمات لچکدار ہیں اور عصری ضروریات کا ادراک رکھتی ہیں۔اسلامی تعلیمات میں غلو نہیں ہے۔

مانع ابن حماد کے مطابق:

”انه دين التوازن الذی لاغلو“ [31]

(اسلام متوازن دین ہے اس میں غلو نہیں ہے)

(۳) سابقہ شرائع کی تنسیخ:

اسلام ہی واحد دین ہے کہ جس نے تا قیامت باقی رہنا اور قابل عمل رہنا ہے سابقہ ادیان کی شرائع کی تنسیخ ہو گئی ہے اب ایک ہی مستند شریعت اور مستند پیغام الٰہی ہے جو کہ دین اسلام ہے اور یہی دین اللہ کے رسول ﷺ کا مقصود حیات تھا جو کہ آپ ﷺ کے وصال مبارکہ کے بعد امت خیر نے جاری رکھنا ہے۔ علمائے کرام نے ہمیشہ اللہ کے رسول ﷺ کا دفاع کیا اس سلسلے میں انہوں نے علمی دلائل سے ثبوت پیش کیے کہ رسالت محمدی ﷺ سچ ہے۔ یہود کا خیال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اسی لیے وہ عیسیٰؑ اور محمد کی نبوت کے انکاری ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں اپنے احکام کو منسوخ نہیں کیا کہ پہلے موسیٰ آخری نبی تھے اور پھر مزید دو نبی بھیج دیے بلکہ اس آخری رسول ﷺ کے آنے کی خبریں سابقہ کتب انبیاء میں موجود ہیں اور اس نبوت کی مزید سچائی اس وقت ثابت ہو گئی کہ جب اللہ کے رسول ﷺ نے سابقہ تمام انبیاءؑ کی تصدیق فرما دی۔ آپ ﷺ محض عرب کی طرف مبعوث ہوئے نہ بلکہ سب کی طرف ہوئے، آپ ﷺ قیصر و کسریٰ اور جمیع مخلوق وملاک کی طرف مبعوث ہوئے۔ [32]

اور امت عرب کی یہ فضیلت ہے کہ آپ ﷺ ان میں مبعوث ہوئے۔ [33]

عصر حاضر میں جس قدر سائنس و ٹیکنالوجی ترقی کر چکی ہے اور علوم وفنون پر تحقیقات ہو رہی ہیں تو اس دور میں اسلامی احکام کی عملی صورت کو حقیقت کے آئینے میں پرکھا جا سکتا ہے۔ تمام امم اپنی مذہبی کتب سے قرآنی تعلیمات کا موازنہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ کیا ان کی کتب میں ایک آنے والے رسول ﷺ کا ذکر موجود ہے۔؟ سب جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے محمد کو نبوت کے ساتھ منتخب کیا اور ان کی رسالت کو خاص بھی کر دیا کہ ان پر اپنی کتاب قرآن مجید نازل فرما دی۔ [34]

اس کتاب مبین کے بعد اب سابقہ شرائع پر عمل جاری نہیں رہ سکتا۔ سابقہ شرائع منسوخ ہیں لہٰذا ان کے پیروکاران شرائع کی تبلیغ نہیں کر سکتے امت خیر شریعت اسلامیہ کی تبلیغ کرنے کی پابند ہے۔

شریعت اسلامیہ نے سابقہ شریعتوں کا جو نسخ کیا ہے وہ شریعت محمدی ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ سابقہ شرائع میں کثرت سے تنسیخ ہوتی رہی ہے۔ مثلاً آدم علیہ السلام کی شریعت میں بہن بھائی کا نکاح جائز تھا بعد کی شرائع میں یہ نہ تھا۔ شریعت موسوی میں دو بہنوں کا ایک وقت میں ایک

مرد سے نکاح جائز تھا بعد کی شرائع میں یہ نہ تھا۔ موسوی شریعت میں ہفتے کا دن زیادہ قابل تعظیم تھا مگر شریعت محمد ﷺ میں یہ نہیں بلکہ جمعہ کا دن قابل تعظیم ہے۔ [35]

اس لیے اگر شریعت محمد ﷺ نے سابقہ شرائع کی تنسیخ کردی ہے تو امم واقوام عالم کو اس حقیقت کو تسلیم کرلینا چاہیے۔ اللہ رب العزت کے پیغام کی ترسیل کرنے سے اہل اسلام اللہ کے رسول کی شفاعت سے مستفید ہوں گے جن کو یہ پیغام قبول کرنے کی توفیق ہوگی وہ بھی اس شفاعت کے حق دار ہوں گے اور یہ شفاعت تو اللہ کے رسولوں کے حق میں بھی ہوگی۔

امام تقی الدین ابن تیمیہ اللہ کے رسول ﷺ کی شفاعت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

''وهذه الشفاعة لَهُ وَلِسَائِرِ النَّبِيِّن والصِّديقين وَغَيرهم'' [36]

(اور یہ شفاعت تمام انبیاء کے لیے اور صادقین وغیرہ کے لیے ہے۔)

اللہ کے آخری رسول ﷺ کے علاوہ کسی کی بھی شفاعت قابل قبول نہیں ہے۔

(ب) شریعت محمد ﷺ کا احیاء: فریضہ امت

نئے عالمی نظام میں مادیت کا دور دورہ ہے اور عدم برداشت ہر معاشرے کی بنیاد بن چکی ہے اور یہ بنیاد اسلام کے خلاف مزید مضبوط ہوگئی ہے۔ عدم برداشت کا رجحان بین الاقوامی سطح پر عجیب صورت حال اختیار کرتا جارہا ہے۔ عدم برداشت بنیاد پرست، شدت پسند یہ سب القابات اہل اسلام کے حصے میں اہل مغرب نے ڈالے ہیں۔ لیکن صورت حال اس کے برعکس ہے کیوں کہ اسلام امن پسند دین ہے اور اس کے ماننے والے امن کے پیامبر ہیں۔ اس تمام صورت حال میں صبر و تحمل کے ساتھ وقت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا پیغام مخلوق تک پہنچانا ہے۔

ارشاد الٰہی ہے:

''وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ'' [37]

(اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی۔ برائی کو ایسے دور کرو جو بہتر ہو تو جس شخص میں اور تم میں دشمنی ہے وہ ایسا ہو جائے جیسے قریبی دوست)

اسلام کا پیغام عالم انسانیت کے لیے یہی ہے کہ اس دین کو مانے بغیر نجات اخروی حاصل نہیں ہوسکتی۔ مخلوق اللہ کو اللہ کی طرف دعوت دینے کے لیے انتہائی نرمی اور شفقت کا رویہ اپنانا لازم ہے۔ اللہ کے تمام بندوں کو شفقت و نرمی سے دعوت اسلام دینی ہے اور ان کو واضح عقلی دلائل عقائد اسلام سے متعارف کروانا ہے اور ان کے نفوس کا تزکیہ خالص اسلامی طریقے سے کرنا ہے۔ [38]

اہل عالم پر اس حقیقت کو آشکار کرنا امت رسول ﷺ کا فرض اولین۔ ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو اللہ کو پسند ہے اور اسی کی اشاعت کے لیے تمام انبیاء ورسل مبعوث کیے گئے ارشاد الٰہی ہے:

''مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ'' [39]

(اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرے گا وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔)

(ا) دفاع شریعت محمد ﷺ

اللہ کے رسول ﷺ کے حقوق کا دفاع دراصل اسلام، امت محمد ﷺ اور شریعت محمد ﷺ کا دفاع ہے۔ شریعت محمد ﷺ تمام انسانیت کی شریعت ہے۔ تمام انسانوں میں سے کسی کا بھی دین اسلام کے سوا اور کوئی دین نہیں پس یہی دین تمام انسانوں کا مشترک دین ہے لہٰذا اسی کے احکام ونواہی کی پیروی لازم ہے۔ امر بالمعروف سے مراد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے تمام ظاہری و باطنی احکام میں پیروی ہے۔ [40]

مذاہب کے حوالے سے عدم برداشت کی پالیسی تمام معاشروں میں رہی ہے۔ طلوع آفتاب اسلام سے قبل عربوں کی مشرکانہ عادات نے اسلام کے ظہور کو برداشت نہ کیا۔ یہود نے عیسائیت کو قبول نہ کیا اور موسوی شریعت پر کاربند رہے۔ عیسائیت نے اسلام کو قبول نہ کیا اور یہی حالت غیر سامی مذاہب کی بھی ہے اگر ہندوؤں کی عدم برداشت کو دیکھیں تو وہ مسلمانوں کو بھارت میں دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔

اسلام تمام لوگوں کو ایک راہ دکھاتا ہے اور اس کا مقصد سب کی خیر اور فلاح ہے امت خیر کے مبلغین کو خیر وصلاح کی دعوت دینی چاہیے اور شر وفساد سے پرہیز کرنا چاہیے۔ [41]

تمام اہل اسلام سے یہی مطلوب ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق دین اسلام کی دعوت دیں [42]۔

ایسی صورت حال میں اہل اسلام کو بڑی ذمہ داری اور صبر و تحمل کے ساتھ دین اسلام کا پیغام دینا ہے۔اور اللہ کے رسول ﷺ کا دفاع کرنا ہے۔دعوت دین میں مکمل ثابت قدمی سے خود کو وقف کرنے کی حکمت عملی کو اپنانا محض انبیاء ورسل کا ہی خاصا نہیں ہے بلکہ یہی خصوصیات انبیاء کرام کی اتباع کرنے والوں میں بھی ہونا لازم ہیں۔اور یہ خصوصیات تامہ تمام زمانوں اور افراد کو لازم ہیں کیوں کہ اس کی ضرورت تمام زمانوں اور تمام انسانوں کو ہے اور لوگوں کو دعوت دینا ان کی فطرت کے مطابق ہونا چاہیے ان کی مشکلات میں اضافہ ہر گز بھی مقصود نہیں اور جب وہ اس دعوت خیر کی طرف آجائیں تو لازم ہو گا کہ اس کے عمیق وسیع پہلوؤں کو بھی متعارف کروایا جائے۔ [43]

ارشاد الٰہی ہے:

''اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَ الْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَ جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ'' [44]

(اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائو،اور ان سے اچھے طریقے سے مجادلہ کرو)

اللہ کے رسول ﷺ کے پیغام کو بہترین حکمت عملی سے مخالفین تک پہنچانا بھی اللہ کے رسول ﷺ کی شریعت کا دفاع کرنا ہے۔اللہ کے رسول ﷺ نے اللہ کی مخلوق کو اس انداز میں دعوت حق دی کہ اس وقت کے اخلاقی طور پر بدترین معاشرے میں اعلیٰ ترین اخلاقی صفات پیدا ہو گئیں،اس کا اعتراف دوست دشمن سبھی کرتے ہیں۔

The Oxford Encyclopaedia Of The Modern Islamic World کے مطابق:

"The Prophet of Islam was a religious social reformer who gave rise to one of the great civilizations of the world ." [45]

(پیغمبر اسلام مذہبی اور سماجی مصلح تھے جنہوں نے دنیا کی عظیم تہذیبوں میں سے ایک کو عروج بخشا)

تمام صحابہ کرام نے اسی حکمت کے طریق پر دعوت دی یہی وجہ ہے کہ ان کے زمانے میں اسلام تیزی سے پھیلا پھر تابعین نے بھی یہی طریقہ اپنایا اس کے بعد اہل علم وایمان نے بھی یہی طریقہ اپنایا تو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کو ترقی دی اور شرک اور اس کے پیروکاروں کو ذلت دی۔[46]

اہل اسلام نے ہمیشہ اللہ کے رسول ﷺ کی پیروی کی بالخصوص صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے پیروی اور محبت رسول ﷺ کو ہمیشہ یکجا رکھا۔ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے احکامات کے مطابق اسلام کی تبلیغ کی۔

(۲) شریعت محمد ﷺ سے روگردانی کے انجام سے باخبر کرنا:

امت رسول ﷺ پر فرض ہے کہ وہ اہل عالم کو نہ صرف اسلام اور شریعت اسلام کی دعوت دیں بلکہ ان پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ ان لوگوں کو شریعت محمد ﷺ سے روگردانی کرنے کے انجام سے بھی آگاہ کریں کیوں کہ اللہ کے رسول ﷺ تمام جہانوں کے لیے نہ صرف رحمت العالمین بن کے آئے بلکہ نذیر یعنی برے انجام سے ڈرانے والا بھی بن کے آئے۔

حدیث مبارکہ ہے کہ:

> "عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ :((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَانَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، اِلاَّ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ)"[47]
>
> (حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: " اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت کا کوئی ایک بھی فرد، یہودی ہو یا عیسائی، میرے متعلق سن لے پھر وہ مر جائے اور اس دین پر ایمان نہ لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے تو وہ اہل جہنم میں سے ہی ہوگا)

اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ وہ اتباع کرنے والوں کو انعام اور نافرمانوں کو عذاب دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے قوم نوح، عاد، ہود، لوط، اصحاب مدین، فرعون کو سزائیں دیں جب انہوں نے انبیاء کی نافرمانی کی اور اسی طرح جب آپ ﷺ کی قوم نے آپ ﷺ کو جھٹلایا اور نافرمانی کی تو ان کو بھی سزا ملی نافرمان

اگرچہ اہل عرب میں سے ہوں یا تمام غیر عرب امتوں میں سے اللہ انہیں آخرت میں ذلیل وخوار کرے گا۔ لیکن جنھوں نے انبیاء کرام کی اتباع نصرت کی ان کا معاملہ جزا کا ہے۔[48]

علامہ شہاب الدین قسطلانی لکھتے ہیں کہ:

"هذا التعظيم العظيم للنبى ﷺ من ربه تعالىٰ، فاذا عرف هذا فالنبى محمد ﷺ نبي الانبياء، ولهذا ظهر ذلک فى الاخرة جميع الانبياء تحت لوائه"[49]

(اور یہ رب تعالیٰ کی طرف سے نبی ﷺ کا عظیم احترام ہے پس جب یہ بات جان لی گئی کہ نبی محمد ﷺ انبیاء کے بھی نبی ہیں تو اس سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ تمام انبیاء قیامت کے دن آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے۔)

لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ کو جھٹلایا انہوں نے آپ ﷺ پر الزام لگانے میں کوئی کمی نہ کی۔ متعصب اور ملحد یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنی رسالت سے محض شہرت، فخر والی زندگی اور بادشاہت چاہتے تھے۔[50]

اہل اسلام کے لیے کئی محاذ ہیں کہ جن پہ ڈٹ کے مقابلہ کرنا ہے اور سچ جھوٹ کے فرق کو ظاہر کرنا ہے۔ رسالت کے حق کو ادا کرنا اہل اسلام کا فرض ہے اور اس کے لیے ان کو اپنی قوت جمع کرنا لازم ہے اہل اسلام کو قومیت، وطنیت اور دیگر مادی پہلوؤں کو نظر انداز کر کے محض اسلام کے نام پر اجتماعی قوت بن کر اسلام کا دفاع کرنا لازم ہے۔ اسلام دین قوت وعزت ہے اس کے ماننے والوں پر فرض ہے کہ وہ اللہ کی زمین پر اللہ کے لیے جہاد کریں۔[51] امت مسلمہ پر واجب ہے کہ وہ اسلامی دعوت قرآن وسنت اور صحابہ کرام کی سیرت طیبہ کے مطابق دیں۔[52] مباحثہ معقول دلائل، شائستہ زبان اور افہام و تفہیم کے ساتھ کیا جائے، تبلیغ کو موثر انداز میں مخاطب کی ذہنی استعداد کے مطابق کیا جائے۔

(۳) مغربی عدم برداشت اور امت مسلمہ کی حکمت عملی:

عصر حاضر میں بھی اہل مغرب کا رویہ انتہائی عدم برداشت پر مبنی ہے۔ ان کے ہاں مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں انتہائی اتفاق ہے باہمی معاہدات اسلام مخالف رویے پر مبنی ہوتے ہیں اور ان کی

بنیادی پالیسی مسلمان ممالک کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرنا ہے، امریکہ کے عراق کے ساتھ نزاع میں امریکہ کی پالیسیاں انتہائی خطرناک رہی ہیں اس جنگ کے دوران عراقی عوام دوائی تک خریدنے کو ترستے تھے۔

Pincus Walter کے مطابق:

"During the July 2002time frame, Bush was working to build suport in the United States for a war against Hussain, while a US base in Qatar was being expanded and Deputy Defense Scretary Paul D. Wolfowitz was trying to get Turkey to assist in potential military action against the Iraqi leader".[53]

(جولائی ۲۰۰۲ء کے دوران صدر بش امریکہ میں عراقی صدر صدام حسین کے خلافامدادی منصوبوں پر کام میں مصروف تھے جبکہ قطر میں موجود امریکی اڈے وسیع کیے جارہے تھے اور ڈپٹی ڈیفنس سیکرٹری پاؤل ڈی وولف وٹز ترکی پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ وہ عراقی رہنما کے خلاف طاقت ور فوجی ایکشن میں مدد کرے)

اس طرح امریکہ کی ایران مخالف ذہنیت ہے جو کہ اسلام کے خلاف بڑی سازش ہے۔

Forign Policy in the Age of Retrenchment کے مطابق:

"Amajority of americans is prepared to use US troops to prevent Iran from obtaining a nuclear weapons .[54]

(امریکیوں کی اکثریت تیار تھی کہ امریکہ کی فوج کا
استعمال ایران کو ایٹمی ہتھیاروں کے حصول سے روکنے
کے لیے استعمال کیا جائے)

آج اہل اسلام کو ضرورت ہے کہ وہ اللہ کے دین، اللہ کے محبوب رسول ﷺ اور اسلامی تعلیمات کا دفاع عصری تقاضوں کے مطابق کریں کیوں کہ مغربی عدم برداشت اسلام کے خلاف نظر آتی ہے کہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ پیغمبر اسلام حضور ﷺ کے خاکے بنانا، اہل اسلام کو مارنا اور انہیں دہشت گرد قرار دینا، اسلامی ممالک پر زبردستی قبضہ کرنا، حملے کرنا وہاں فورسز ٹھہرانا، ڈرون حملے کرنا، مالی امداد کے عوض وہاں اپنی پالیسیوں کو عملی جامہ پہنانا مغربی عدم برداشت کی مثالیں ہیں۔

عصر حاضر میں اہل اسلام کی ذمہ داریوں میں ماضی کی نسبت اضافہ ہو چکا ہے کیوں کہ اب یہ لڑائی بین الاقوامی ڈپلومیسی کی صورت اختیار کر چکی ہے اب اہل اسلام کو اللہ کے رسول ﷺ کا دفاع بہترین حکمت عملی سے کرنا ہوگا۔ عصر حاضر میں یہ دفاع اللہ کے رسول ﷺ کی ذات کے حوالے سے ہے اور آپ ﷺ کی دعوت دین کے حوالے سے ہے۔ مستشرقین، ملحدین اور اہل مغرب کے تمام طبقوں سے ذات رسول ﷺ کا دفاع کرنا اہل اسلام کے ذمہ ہے۔ اہل اسلام نے منکرین اسلام پر واضح کرنا ہے کہ اللہ رسول کی اطاعت اللہ نے لازم قرار دی ہے۔ اللہ نے اپنے رسول کے احکام کی اتباع لازم کی ہے اور جن چیزوں سے اللہ کے رسول ﷺ منع فرمادیں ان سے رکنا لازم ہے۔[55]

شریعت محمد ﷺ کی پیروی میں آسانی ہے کیوں کہ اس میں شفقت اور گنجائش کے پہلو بدرجہ اتم موجود ہیں جبکہ تنگی اور مشکل نہیں ہے۔ اس شریعت کی فطرت معاف کرنا اور رحم دلی ہے۔ اس شریعت پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف انسانیت بذات خود دنیاوی ترقی و خوشحالی سے ہمکنار ہو سکتی ہے بلکہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کر کے اپنی آخرت کو بھی سنوار سکتی ہے۔ امت محمد ﷺ اس بات کی پابند ہے کہ وہ اس شریعت کی اشاعت کریں اور اسے نافذ العمل کریں۔ تمام انسانیت کا یہ حق ہے کہ اسے اللہ رب العزت کی طرف سے نافذ کردہ آخری شریعت سے آگاہ کر دیا جائے کیوں کہ اسی میں دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے پیغام کو اہل عالم تک پہنچانا امت مسلمہ کا فرض ہے۔

الغرض اہل اسلام کو مکمل جدوجہد کرنی چاہیے کہ شریعت محمد ﷺ کا اطلاق ہو جائے اور دین اسلام کا غلبہ ہو جائے، کفار و مشرکین کو ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ لیکن اگر اقوام عالم شریعت رسول ﷺ کی پابند ہو جائیں تو ان کی دنیا اور آخرت سنور جائے

حوالہ جات وحواشی

1 الاعراف:۱۵۸

2 یوسف:۱۰۴

3 حسن، نظام الدین بن محمد، تفسیر غرائب القرآن ورغائب الفرقان، تخریج :زکریا عمیرات، بیروت:دار الکتب العلمیه، طبع اولی، ۱۴۱۶ھ، ۱۳۱/۴

4 شعرانی، عبد الوهاب، الیواقیت والجواهر فی بیان عقائد الاکابر، بیروت:دار احیاء التراث العربی، س ن، ۳۳۴/۲

5 عینی، بدر الدین ابی محمد، علامه، عمدة القاری شرح صحیح البخاری، بیروت:دار الفکر، س ن، ۹۸/۶

6 الرعد:۴۰

7 العنکبوت:۱۸

8 الجن:۲۳

9 میدانی، عبدالرحمٰن، فقه الدعوة الیٰ الله، دمشق:دار القلم، طبع اولیٰ، ۱۴۱۷ھ، ص:۹۹

10 ابن ملقن، امام عمر بن علی ابی حفص، غایة السول فی خصائص الرسول ﷺ، تحقیق : عبد الله بحر الدین عبدالله، بیروت : دار البشائر الاسلامیة، الطبعة الاولی، ۱۴۱۴ھ، ص:۲۵۸

11 عسقلانی، حافظ ابن حجر احمد بن علی، امام، فتح الباری، تخریج:محب الدین خطیب، ریاض:مکتبه سلفیه، س ن، ص:۵۵۹

12 بکار، دکتور عبدالکریم، مقدمات للنهوض بالعمل الدعوی، دمشق:دار القلم، طبع دوم، ۲۰۰۱ء، ص:۲۲۰

13 ندوی، علامه سید علی ابوالحسن، الی الاسلام من جدید، بیروت: دار القلم، الطبعة الثالثة، ۱۳۹۹ھ، ص:۱۷۷

14 ال عمرٰن :۱۰۲

15 الانبیاء ۱۰۷

16 سیوطی، حافظ جلال الدین عبد الرحمن، الخصائص الکبریٰ، تحقیق: دکتور محمد خلیل هراس، ریاض:دار الکتب الحدیثیه، س ن، ۱۳۷/۳

17 سبأ: ۲۸

18 القلم: ۴

19 تبریزی، حافظ بدل بن اسمٰعیل، النصیحة للراعی والرعیة، تحقیق: ابوالزهراء عبید الله، طنطا:دار الصحابة للتراث، الطبعة الاولی، ۱۴۱۱ھ، ص:۱۶

20 بخاری، عبدالله بن عبد الرحیم، حق النبی ﷺ، قاہرہ:دار اضواء السلف، طبع اول، ۱۴۲۹ھ، ص:۲۳

21 محمد شاہد، ڈاکٹر غلام علی، دور حاضر میں دعوت دین کی حکمت عملی، پی ایچ۔ ڈی ادارہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب، لاہور، ۲۰۰۷ء، غیر مطبوعہ، ص:۵۲

22 مقداد یالجن، منهاج الدعوة الی الاسلام فی العصر الحدیث، قاہرہ:مطبعه مصریه، طبع اولی، ۱۳۸۹ھ، ص:۱۳۳

23 غزالی، امام محمدبن محمد، التبرالمسبوک في نصیحة الملوک، بیروت: دارالکتب العلمیة الطبعة الاولی، ۱۴۰۹ھ، ص:۱۳

24 ابن قیم، شمس الدین ابی عبدالله، الجوزیة، ھدایة الحیاری فی اجوبه الیھود والنصاری، تحقیق: دکتور محمد احمد، دمشق: دار القلم، ۱۴۱۶ھ، ص:۵۷۷

25 رازی، محمد فخر الدین، النبوات، تحقیق: دکتور احمد حجازی السقا، بیروت: دار ابن زیدون، س ن ص:۱۸۹

26 متی: ۱۵:۲۴

27 بخاری، امام محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، ۱۴۱۹ھ، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، رقم الحدیث:۳۵۳۵

28 مصری، ڈاکٹر جمیل عبدالله، حاضر العالم الاسلامی، سعودیة العربیه: الجامعة الاسلامیه، طبع اولی، ۱۴۰۶ھ، ص:۸

29 حلبی، علامه ابراہیم بن محمد، نعمة الذریعة فی نصرة الشریعة، تحقیق: علی رضا بن عبد الله، ریاض: دار المسیر، الطبعة الاولی، ۱۴۱۹ھ، ص:۴۵

30 البقرہ: ۲

31 جھنی، مانع بن حماد، الموسوعة المیسرة فی الادیان والمذاھب، ریاض: دار الندوہ، الطبعة الثالثة، ۱۴۱۸ھ، ص:۳۳۵

32 غزالی، امام محمدبن محمد، الاقتصاد فی الاعتقاد، حواشی: عبد الله الخلیلی، بیروت: دارالکتب العلمیة، الطبعة الاولی، ۱۴۲۴ھ، ص:۱۱۱۔ ۱۱۲

33 محمد عجاج الخطیب، دکتور، ابوھریرة راویة الاسلام، قاھرة: مکتبه وھبة، الطبعة الثالثه، ۱۴۰۲ھ، ص:۱۱

34 الالبانی، محمد ناصر الدین، منزلته السنة فی الاسلام، کویت: الدار السلفیه، ۱۴۰۴ھ، ص:۶

35 کیرانوی، رحمت الله الهندی، اظهار الحق، تحقیق: دکتور محمد احمد ملکاوی، ریاض: البحوث العلمیة، الطبعة الاولی، ۱۴۱۰ھ، ۳،۶۴۷ـ ۶۴۸

36 ابن تیمیه، امام تقی الدین احمد بن حلیم، العقیدة الواسطیة، تحقیق: ابومحمد اشرف، ریاض: مکتبة اضواء السلف، الطبعة الثانیة، ۱۴۲۰ھ، ص:۱۰۱

37 حم السجدة:۳۴

38 بوطی، دکتور محمد سعید رمضان، ھکذا فلندع الی الاسلام، بیروت: موسسة الرسالة، س ن، ص:۱۰۸

39 ال عمرٰن: ۸۵

40 ابن تیمیه، تقی الدین احمد بن عبد الحلیم، الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، تحقیق: دکتور صلاح الدین المنجد، بیروت: دار الکتاب الجدید، طبع اولیٰ ۱۳۹۶ھ، ص:۱۶

41 احمد، محمد بن ابراہیم، ادب الموعظة، ریاض: دار ابن خزیمه، طبع اولی، ۱۴۲۴ھ، ص:۴

42 قوز، انس عبدالحمید، کیف تدعو نصرانیاً الیٰ الاسلام، ریاض: دار الاسلام، طبع اولیٰ ۱۴۱۳ھ، ص:۱۲

43 ندوی، سید علی ابی الحسن، محاضرات اسلامیة فی الفکر والدعوة، تحقیق: سید عبد الماجد الغوری، بیروت: دار ابن کثیر، الطبعة الاولی، ۱۴۲۲ھ، ص:۲۹

44 النحل: ۱۲۵

45 The Oxford Encyclopedia of the Modern Islamic World, New York Oxford Esposito, L. John, University Press, Vol:4, p:15

46 قحطانی، اسعید بن وهف، الحکمة فی الدعوة الی الله، ریاض: مکتبة الملک فهد، الطبعة الرابعة، ۱۴۲۵ھ، ص:۷

47 مسلم، ابی الحجاج بن مسلم قشیری، صحیح مسلم، ریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، ۱۴۲۱ھ، کتاب الایمان، باب وجوب الایمان، رقم الحدیث:۳۸۶

48 ابن تیمیه، تقی الدین، ابی العباس، النبوات، تحقیق: دکتور عبدالعزیز الطویان، ریاض: مکتبه اضوالسلف، طبع اولی، ۱۴۲۰ھ، ۲/۹۵۹۔ ۹۶۰

49 قسطلانی، امام شهاب الدین ابو العباس، المواهب اللدنیه با لمنح المحمدیة، تحقیق: صالح احمد شامی، عمان: المکتب الاسلامی، ۱۴۲۵ھ، ۳/۱۳۹

50 طهطاوی، محمد عزت، فی الدعوة الی الاسلام بین غیر المسلمین، قاہرہ: مکتبه دار التراث، ۱۳۹۹ھ، ص:۳۴

51 انور جندی، استاذ، المعاصرة، قاهرة: دار الصحوة، الطبعة الاولی، ۱۴۰۷ھ، ص ۵۳

52 ندوی، سید علی ابی الحسن، مسئولیة الامة الاسلامیة امام الامم والعلم، لکھنئو: المجمع الاسلامی العلمی، الطبعة الاولی، ۱۴۱۹ھ، ص:۱۶

53 Pincus, Walter, British Intelligence Warned of Iraq War, USA: Washiagton Post Staff writer, 2005, P.1

54 Smeltz, Dina, Ivo Daalder, Forign Poclicy in the Age of Retrenchment, Chicago: Council on Global Affairs, 2014, P 4

55 ابو شهبة، دکتور محمد بن محمد، دفاع عن السنه، قاهرة: مکتبة السنة، ۱۴۰۹ھ، ص:۱۵